جمہوریہ چاڈ

مولانا محمد انیس رشید

''عالم ناتمام'' کے تحت اسلامی ممالک میں سے کسی ایک ملک کا تعارف پیش کیا جاتا ہے جس میں اس کے ماضی، حال اور مستقبل پر روشنی ڈالی جاتی ہے۔ اس بار ''جمہوریہ چاڈ'' کا تعارف ہدیۂ قارئین ہے۔ ——— (ادارہ)

وسطی شمالی افریقہ میں واقع جمہوریہ چاڈ کے شمال میں لیبیا، مشرق میں سوڈان، جنوب میں وسطی افریقی جمہوریہ، مغرب میں کیمرون، نائیجریا، جھیل چاڈ اور نائیجر واقع ہیں۔ چاڈ کا شمار ایسے ممالک میں ہوتا ہے جس کی چاروں طرف سے خشکی ہے اور اس کا کوئی حصہ سمندر سے نہیں لگتا، اسے سامان کی درآمدات و برآمدات کے لیے پڑوسی ممالک سے تعاون حاصل کرنا پڑتا ہے، اس کی شمال سے جنوب تک لمبائی ۱۷۶۵ کلومیٹر اور مشرق سے مغرب تک چوڑائی ۱۰۳۰ کلومیٹر ہے۔ اس کا شمالی علاقہ وسیع جھلستا ہوا صحرا ہے، جہاں بنجر ٹیلے واقع ہیں۔ جنوب میں گھنے جنگلات ہیں اور یہ سطح سمندر سے ۲۲۸ میٹر بلند ہے۔ جنوب مغربی علاقہ جہاں دریائے شاری بہتا ہے خاصا زرخیز ہے۔ جنوب میں گوبرا کا پہاڑی سلسلہ ہے، ملک میں تین بڑے دریا بہتے ہیں۔ مغرب میں جھیل چاڈ براعظم افریقہ کی سب سے بڑی جھیل ہے اور یہ دس ہزار مربع میل رقبے پر پھیلی ہوئی ہے۔ اسی جھیل کی وجہ سے ملک کا نام چاڈ رکھا گیا ہے۔

جمہوریہ چاڈ کا رقبہ ۱۲۸۴۰۰۰ مربع کلومیٹر ہے جب کہ اس کی آبادی ۶۵ لاکھ نفوس کے لگ بھگ ہے، دارالحکومت انجمینا کی آبادی پانچ لاکھ کی ہے۔ بڑے شہروں میں سارح مونڈو، ڈوبا، بونگور، آبیشر، فرانسوں، فورٹ آرکمبالٹ، آبیچے، امیٹمان اور ایٹی شامل ہیں۔ یہاں کی سرکاری زبان فرانسیسی اور عربی ہیں۔ ۴۵ فیصد لوگوں کا مذہب اسلام ہے، ۳۳ فیصد عیسائی مذہب کے پیروکار اور ۲۲ فیصد مظاہر پرست ہیں۔ جمہوریہ چاڈ کو ۱۱، اگست ۱۹۶۰ء کو آزادی اور ۳۰ ستمبر ۱۹۶۰ء کو اقوام متحدہ کی رکنیت ملی۔ چاڈ کے ۱۴ صوبے ہیں۔ دیگر افریقی ممالک کی طرح یہاں بھی موسم گرم اور خشک ہوتا ہے، صحرائی علاقوں میں گرمی کی شدت میں مزید اضافہ ہوجاتا ہے، سال میں یہاں دو موسم آتے ہیں، گرمی اور برسات یہاں کی اہم زرعی پیداوار میں کپاس، گندم، چاول، مونگ پھلی، باجرہ، چقندر، کھجور، جوار اور شکر قندی شامل ہیں۔ پارچہ بافی اور فوڈ پروسیسنگ یہاں کی اہم صنعتیں ہیں۔ یورینیم، باکسائٹ، نیٹرون اور نمک یہاں کی معدنیات ہیں۔

آٹھویں صدی عیسوی کے آغاز میں شمال اور مشرق سے عرب اور بربر یہاں آکر آباد ہوگئے، تقریباً آٹھ سو عیسوی میں پہلی باقاعدہ سلطنت ''کانم'' وجود میں آئی۔ ۱۰۸۵ء میں اس سلطنت کے حکمران مشرف بہ اسلام ہوچکے تھے۔ ان لوگوں نے مقامی آبادی کو مسلمان بنایا۔ ۱۲ویں صدی عیسوی میں ''سلطنت کانم'' کی سرحدیں شمال میں

فیزان، مشرق میں اودائی، مغرب میں دریائے نائیجر اور شمال میں جھیل چاڈ تک پھیل گئیں۔ صفوی خاندان کے بادشاہوں نے کانم سلطنت پر تقریباً ایک ہزار برس حکومت کی۔ ۱۹۱۴ء میں چاڈ میں نیگرو قبیلہ ''ام'' حکمران تھا اور ان کا دارالحکومت ''کانم'' تھا۔ ایک مقامی مسلمان سردار نے اس پر فتح پائی اور اسی سردار کے خاندان نے بعد میں بورنو سلطنت کی بنیاد رکھی۔ ۱۶ ویں صدی میں اسلام کے پیروکار جھیل چاڈ کے علاقے تک قبضہ کر چکے تھے۔ یہ تمام علاقہ اسلام کی روشنی سے منور ہو چکا تھا۔ ۱۷ ویں صدی عیسوی میں جنوب میں مسلمانوں کی ایک مضبوط حکومت قائم ہوئی جو بیگرومی کہلاتی تھی، اس کا پہلا حکمران محمد عبداللہ تھا۔ اسی دوران یہاں کا ایک مسلمان تبلیغ کے لیے نکلا اور قرب وجوار کے علاقوں میں اسلام پھیلایا۔ سوڈان کے ایک مہم جو رباح زبیری نے ۱۸۸۳ء سے ۱۸۹۳ء کے عرصے میں ان سلطنتوں کو تاراج کر کے اپنے تسلط میں لے لیا، اس طرح یہ قبائلی سلطنتیں اختتام پذیر ہوئیں۔ ۱۸۹۱ء میں فرانسیسی اس علاقے میں پہنچے، ان دنوں چاڈ میں مسلمانوں کی کانم، بورنو، اودائی اور بیگروی کے نام سے چار حکومتیں تھیں۔ یہ تمام حکومتیں رباح زبیری کے ماتحت ہو چکی تھیں۔ ۱۸۸۰ء سے ۱۸۸۷ء کے دوران فرانسیسیوں نے ایمل جنٹل کی وساطت سے چاڈ کے مقامی حکمرانوں سے معاہدے کرنے کی ابتدا کی۔ رباح زبیری نے فرانس سے مصالحت کو ٹھکرا کر آزادی کی موت کو غلامی کی زندگی پر ترجیح دینے کا اعلان کیا۔ فرانسیسیوں کا ایک بھاری لشکر زبیری کے خلاف جنگ لڑنے چاڈ میں گھس آیا۔ زبیری نے جولائی ۱۸۸۹ء میں اس لشکر جرار کو شکست فاش دی۔ اپریل ۱۸۹۰ء میں فرانس کی تازہ دم فوج چاڈ میں گھس آئی اور کولسری کے مقام پر سخت جنگ ہوئی، چونکہ فرانس کی طاقت بہت زیادہ تھی۔ دس سالہ لڑائی کے بعد ۱۹۰۰ء میں فرانسیسی فوج نے رباح کا تختہ الٹ دیا۔ شکست کھانے سے پہلے رباح نے فرنچ فوج کے جنرل لیمی کو ہلاک کر دیا۔ رباح بھی آخری دم تک لڑتا ہوا شہید ہو گیا۔ یکم مئی ۱۹۰۰ء کو فرانسیسیوں نے دارالحکومت ''دیکوا'' پر قبضہ کر لیا اور پھر اس کا نام بدل کر انھوں نے رباح زبیری کے ہاتھوں ہلاک ہوئے فوجی جنرل لیمی کے نام پر فورٹ لیمی رکھ لیا۔ رباح زبیری کا بیٹا فضل اللہ اپنے باپ کی شہادت کے بعد میدان میں نکلا اور بچے کھچے ساتھیوں کو اکٹھا کیا اور ایک مرتبہ پھر فورٹ لیمی پر حملہ کر دیا۔ حملہ اس قدر شدید اور کارگر تھا کہ فرانسیسی فوج فورٹ لیمی چھوڑ کر بھاگ گئی اور فضل اللہ نے اس پر قبضہ کر کے وہاں اسلامی جھنڈا لہرا دیا۔ اس پر فرانس نے اپنی پوری فوج میدان جنگ میں جھونک دی اور فضل اللہ سے فورٹ لیمی چھین کر اس پر قبضہ کر لیا، اس کے بعد فضل اور اس کے ساتھی دس برس تک فرانسیسیوں کو چاڈ سے دور رکھنے کے بعد کمزور ہو کر چاڈ سے نہ صرف ہاتھ دھو بیٹھے بلکہ خود بھی اس جنگ میں کام آگئے اور شہید ہو گئے۔ اس کی شہادت کے بعد اس کے بیٹے نے باپ کا مشن جاری رکھا، کیوں کہ شروع ہی سے رباح زبیری اور اہل چاڈ فوجی اور عسکری لحاظ سے کمزور تھے اس لیے بیس سالہ جدوجہد کے بعد اہل چاڈ فرانس کے زیرنگیں ہو گئے۔ اس سے پہلے بھی فرانس نے ۱۸۸۰ء سے ہی چاڈ کو نوآبادیاتی ریاست بنانے کے لیے کوششیں شروع کر رکھی تھیں، البتہ ابتدا میں لگ بھگ دس برس کا عرصہ بغیر فوج کشی کے صرف بات چیت اور مذاکرات کے

ذریعے فرانس نے چاڈ پر قبضہ کرنے کی کوشش کی، مذاکرات کو بارآور نہ پا کر اس نے اہل چاڈ پر فوج کشی کی اور بزورطاقت چاڈ پر قبضہ کیا۔۱۹۱۴ء میں فرانس نے ایمل جنٹل کو چاڈ کا پہلا کمشنر جنرل مقرر کیا اور اسے اپنی نوآبادی بنالیا۔ یہ وہی ایمل جنٹل ہے جس کی وساطت سے فرانس نے ۱۸۸۰ء سے ۱۸۸۷ء تک چاڈ کے مقامی حکمرانوں سے معاہدے اور مصالحت کی ابتدا کی تھی، جسے بعدازاں رباح زبیری نے ٹھکرادیا تھا۔

پہلی جنگ عظیم میں فرانس کی نوآبادیات میں شامل ہونے کی وجہ سے اسے بھی فرانس کے ساتھ اس جنگ میں شریک ہونا پڑا۔۱۹۲۰ء میں اسے فرانسیسی استوائی افریقہ کی فیڈریشن میں شامل کرلیا گیا۔ دوسری جنگ عظیم میں چاڈ اتحادی فوجوں کا بیس کیمپ رہا۔ مشرقی افریقہ میں لڑنے والی اتحادی فوجوں کے لیے سپلائی یہاں سے جاری رہی۔ بحیرہ روم کی جنگ لڑنے کے لیے بھی چاڈ ہی کو اتحادیوں نے اپنی دوسری دفاعی لائن قرار دیا تھا۔ لیبیا میں اگر اتحادی پسپا ہوتے تو چاڈ میں معرکے لڑنے پڑتے۔ان افواج کے ہیڈکوارٹر چاڈ ہی میں تھے۔ جنگ کے بعد ۱۹۴۶ء میں چاڈ کو فرنچ جمہوریہ کا سمندر پار علاقہ قرار دیا گیا۔ ۱۹۵۰ء کی دہائی میں یہاں آزادی کی لہر بیدار ہوئی۔ ۱۹۵۷ء میں یہاں پہلی علاقائی حکومت تشکیل پائی۔ اس طرح جمہوریہ چاڈ کا اعلان ہوا۔ سیاسی جماعتیں وجود میں آئیں۔ انتخابات ہوئے اور آئینی اسمبلی قائم ہوئی۔۳۱ مارچ ۱۹۵۹ء کو آئینی اسمبلی نے ملک کا پہلا آئین نافذ کیا جس کے تحت مئی میں دوسرے انتخابات ہوئے۔نئی آئینی اسمبلی معرض وجود میں آئی اور قومی پرچم رائج ہوا۔۱۱ اگست ۱۹۶۰ء کو چاڈ نے اپنی مکمل آزادی وخودمختاری کا اعلان کردیا۔۱۴ اپریل ۱۹۶۲ء کو ملک کا نیا آئین نافذ ہوا۔۱۹۶۳ء میں سیاسی بحران کے باعث صدر نے متعدد وزراء کو حکومت سے الگ کردیا تو چاڈ کے مسلمان حکومت سے متنفر ہوگئے۔ بحران کے باعث ۲۶ مارچ ۱۹۶۳ء کو صدر نے آئینی اسمبلی توڑ دی اور ملک میں ایمرجنسی نافذ کردی۔اس طرح ملک میں شدید بدامنی پھیل گئی۔۱۹۶۵ء میں آخری فرانسیسی فوجی دستہ ملک سے چلا گیا۔۱۹۶۶ء میں شمالی چاڈ کے عرب گوریلا دستوں اور سرکاری فوج کے درمیان طویل جھڑپیں شروع ہوگئیں۔عرب گوریلوں کو کچلنے کے لیے صدر نے ۱۹۶۸ء کے آخر تک فرانس کو فوجی دستے بھیجنے کی درخواست کی جسے فرانس نے منظور کرلیا۔۱۹۷۲ء میں فرانسیسی فوجیں واپس چلی گئیں۔۱۹۷۷ء میں میں لیبیا نے چاڈ کے ایک علاقے کو ضم کرلیا تو ملک میں خانہ جنگی شروع ہوگئی۔۱۹۸۱ء میں لیبیا اور چاڈ نے مشترکہ اتحاد کی خواہش کا اظہار کیا۔فرانس اور دوسرے ممالک نے اس اتحاد کی مذمت کی اور اسے علاقے کے امن کے لیے خطرہ قرار دیا۔کئی سال تک لیبیا اور چاڈ کے درمیان کشیدگی رہنے کے بعد ۲۰ جولائی ۱۹۸۹ء کو لیبیائی صدر کرنل قذافی اور چاڈ کے صدر حسین ہبیر نے ملاقات کرکے دونوں ممالک پرامن ہمسایوں کی طرح رہنے کا فیصلہ کیا۔ چاڈ آزادی کے بعد سے مسلسل کشمکش کا شکار رہا، کئی انقلاب وہاں آئے، اس دوران لیبیا کے ساتھ بھی اس کی آویزش وقتاً فوقتاً چلتی رہی۔اس کے علاوہ وہاں چونکہ کسی بھی مذہب کے ماننے والے واضح اکثریت میں نہیں ہیں، اس لیے بھی چاڈ مسلسل بحران میں مبتلا رہا۔ ☆☆☆